منگنی اور منگیتر



اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب..........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر واشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

منگنی اور منگیتر

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
کامران پارک زینیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
0321-4609092

منگنی اور منگیتر

اہتمام ________ محمد عبدمنیب

ناشر ________ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ________ رمضان ۱۴۱۶ھ

حالیہ اشاعت ________ ۱۴۳۴ھ

قیمت ________ 40:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

★ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

★ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

فہرست

سخنِ وضاحت	۵
رشتۂ ازدواج	۶
نکاح کی اہمیت	۷
منگنی	۹
منگنی عہدِ رسالت میں	۹
منگنی موجودہ معاشرے میں	۱۰
رسم منگنی کے نقصانات	۱۲
منگیتر	۱۸
منگیتر سے تعلقات	۱۸
منگنی پر مغربی تہذیب کے اثرات	۱۹
دلائل کا تجزیہ	۱۹
☆ نامحرم افراد کے لیے ہدایات	۲۲
غضِ بصر	
پردے کے پیچھے سے چیز لینا	۲۳
تنہائی میں ملاقات سے اجتناب	۲۳

ہاتھ ملانے سے اجتناب	۲۴
شیریں لہجہ سے اجتناب	۲۴
قبل از نکاح ملاقات	۲۴
دیکھنے کی نوعیت	۲۶
لڑکیوں کے والدین سے گذارش	۳۳
منگیتر اور ٹیلیفون پر گفتگو	۳۶
منگیتر اور تحائف کا تبادلہ	۳۷
منگیتر کے ساتھ سیر وتفریح	۳۸
ایک اِستثناء	۳۹
کزن منگیتر	۴۰
منگیتروں میں رابطہ کرانے والے	۴۲
باہم رابطے کا جائز طریقہ	۴۳
شادی سے قبل تعلقات قائم کرنا	۴۵
نامحرموں کی باہم خط وکتابت	۴۶
والدین کا فرض	۴۷

وضاحت

یہ اس کتابچے کی آٹھویں اشاعت ہے جس میں کچھ ردو بدل بھی کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم اور کتب احادیث کے علاوہ منگیتر کو دیکھنے اور اس سے تعلقات کی نوعیت کے بارے میں تفصیلات جن کتب سے لی گئی ہیں۔ان کی تفصیل آخر میں دے دی گئی ہے۔ ان کتب کے اقتباسات کے علاوہ جو خیال ظاہر کیا گیا ہے وہ صرف ایک خیال ہے اسے فتویٰ یا حرف قطعی نہ سمجھا جائے۔اللہ تعالیٰ خطا سے درگزر فرمائے......اور حق بات سمجھنے کی توفیق دے۔

☆ صحیح مسلم شرح النووی

☆ کتاب النکاح......مولفہ ابوحمزہ محمد اقبال کیلانی

☆ فتاویٰ برائے خواتین......مطبوعہ دارالسلام لاہور

☆ معاشرتی مسائل دین فطرت کی روشنی میں۔مولانا محمد برھان الدین سنبھلی

☆ پردہ......مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

☆ حیات صحابہ جلد پنجم......مولانا محمد یوسف کاندھلوی

☆ خاتون خانہ......سید مظہر علی ادیب

☆ ہفت روزہ الاعتصام......شمارہ ۹ ذی قعد ۱۴۱۹ھ

رشتۂ ازدواج

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نفسِ واحد سے پیدا کیا' اس سے جوڑے بنائے' اور تمام انسانوں کو گوناگوں رشتوں کے حسین اور مربوط حلقے سے منسلک کردیا۔ باپ' ماں' دادا' دادی' نانی' نانا' بھائی' بہنیں' چچا' ماموں' خالہ' پھوپھی' ساس' سسر...... یہ سب رشتوں کے خوبصورت اظہار ہی کے نام ہیں۔ ان رشتوں کے دم سے ہی باہم محبت' اخوت' ترحم' رواداری' خلوص' احترام اور ایثار کی روایات قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان پر اس کے دوطرفہ رشتوں کی مہربانی کا ذکر قرآن حکیم میں یوں فرمایا ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا وَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا. وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا. (الفرقان: ٥٤)

''اور وہ ایسا ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو نسب والا اور سسرال والا بنایا اور تیرا رب بڑی قدرت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نسب (میکہ) اور صہر (سسرال) کا ایک ایسا تعلق بخشا ہے جو افراد کو باہم مربوط رکھتا ہے اور تمدن کا شیرازہ بکھرنے نہیں پاتا۔

ان تمام رشتوں میں رشتۂ ازدواج کو انفرادی اہمیت حاصل ہے دیگر تمام

رشتے حسب ونسب کی بنا پر خود بخود ہی وقوع پذیر ہوتے ہیں لیکن رشتۂ ازدواج سوچ سمجھ کر...... دلی رغبت اور شعوری امنگوں کے ساتھ ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس رشتے کی بنیاد انسانی ضرورت نکاح پر استوار ہے۔ یہ ایک ایسی ضرورت ہے جسے منضبط نہ کیا جائے تو معاشرہ بے حیائی' بے راہروی اور انارکی کے زہریلے دھوئیں کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

نکاح کی اہمیت:

اخلاقیات میں سب سے زیادہ اختصاص عفت وحیا کو حاصل ہے۔ یہی پاکیزہ عادت تمام اخلاقِ فاضلہ کی آبیاری کرتی ہے۔ ایمانیات کی مضبوطی اسی پر منحصر ہے' تقویٰ کے تمام مندرجات اسی کے مرہونِ منت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ایسے تمام امور جو اس صحت وسکوں بخش عامل کو ذرا سا بھی نقصان پہنچانے کا باعث بنیں ان پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے۔

صنفی شعور کی بیداری کے ساتھ ہی الگ بستر...... استیذان ...... ستر و حجاب...... غضِ بصر (نا محرم کو دیکھنے سے نظر بچانا) ...... بلوغ کے ساتھ ہی نکاح...... عفت وحیا کے لیے ایک مضبوط حفاظتی بند ہیں جن کی موجودگی میں کسی دراڑ کا خطرہ نہیں رہتا۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشُّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ

لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّه' لَه' وَجَاءٌ ۔

(رواه مسلم' كتاب النكاح' باب استحباب النكاح لم استطاع)

''اے نوجوان لوگو: تم میں سے جو استطاعت رکھے وہ نکاح کر لے اس لیے کہ نکاح آنکھوں کو نیچا کرتا ہے۔ شرمگاہ کو زنا سے بچاتا ہے اور جو شخص خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی خواہشِ نفس کو ختم کر دے گا۔''

چونکہ نکاح ایک بالغ فرد کی فطری بنیادی ضرورت ہے۔ اسی لیے اسلام میں یہ سادہ ترین اور آسان ترین تقریب ہے۔ مناسب رشتہ ملنے کے بعد نکاح کے لیے صرف دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:

- مہر : یہ فرض ہے چاہے لوہے کا چھلہ ہی کیوں نہ ہو۔
- ولیمہ: یہ سنت مؤکدہ ہے۔

استطاعت نہ ہو تو یہ کم سے کم خرچ سے بھی ادا کیے جا سکتے ہیں اور گنجائش ہو تو زیادہ خرچ بھی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ رسول ﷺ نے ایک عورت کا نکاح ایسے شخص سے کیا جس کے پاس لوہے کی انگوٹھی تک نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا مہر یہ قرار دیا کہ مرد کو جتنا حصہ قرآن حکیم کا یاد ہے بیوی کو مہر کے طور پر وہی یاد کرا دے۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح: ۵۱۳۰)

رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا مہر بارہ اوقیہ ایک نش (تقریباً پانچ سو درہم) ہوتا تھا۔ (مسلم: ۱۴۲۶)

منگنی

نکاح سے قبل لڑکے اور لڑکی کے والدین باہم یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کر دیں گے۔ اس عہد کا نام ہمارے یہاں منگنی ہے اور ایسے لڑکے یا لڑکی کو ایک دوسرے کا منگیتر کہا جاتا ہے۔

منگنی عہدِ رسالت میں:

عہدِ رسالت میں منگنی کی تقریب یا منگنی اور نکاح کے درمیانی وقفے کا ذکر ملتا ہے نہ ہی نام۔ البتہ خِطبہ (نکاح کا پیغام دینا) اور مخطوبہ (جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا جائے) یہ دو نام ضرور ملتے ہیں۔ عہد رسالت میں لڑکا یا لڑکی چاہے کم عمر ہی کیوں نہ ہوتے' رشتہ طے ہونے کے بعد ان کا نکاح کر دیا جاتا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں اور ان کی رخصتی دس سال کی عمر میں ہوئی۔

☆ دیگر امہات المؤمنین سے بھی نکاح کا پیغام دینے اور قبول کرنے کے بعد منگنی کے دورانیے جیسے وقفے کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا۔

☆ آپ ﷺ نے کم سنی میں اپنی دو بیٹیوں کے نکاح ابی لہب کے بیٹوں سے کر دیے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رسالت کا اعلان کیا تو ابی لہب نے دشمنی کی وجہ

سے آپ ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دلوادی، یہ تکمیلِ دین سے پہلے کا واقعہ ہے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا لیکن منگنی کے وقفہ کا ذکر کسی بھی ماخذ میں نہیں ملتا۔

☆ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں آپ ﷺ نے دوسری بیٹی دی جن کا نام ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھا۔ یہ نکاح ربیع الاول ۳ھ میں ہوا اور رخصتی جمادی الاخریٰ ۳ ہجری میں ہوئی۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے اسد الغابہ لابن الاثیر الجزری، تحت ذکر ام کلثوم)

☆ علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کی بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ فرمایا: وہ زرہ کیا ہوئی جو بدر میں تمہارے حصے میں آئی تھی۔ علی رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا وہ تو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے بیچو!...... علی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ بیچی اور اس کی رقم سے کچھ خوشبو، کچھ چھوہارے اور کچھ گھریلو اشیاء خریدیں۔ نکاح ہو گیا تو ایک انصاری سے مکان مستعار لیا گیا جس میں دونوں میاں بیوی نے سکونت اختیار کی۔

☆ رسول ﷺ نے اور بھی کئی صحابہ اور صحابیات کے نکاح کرنے کی بات کی۔ ان کے رشتے طے کیے لیکن ان سب میں منگنی کی کسی تقریب یا وقفے کا ذکر نہیں ملتا۔

منگنی موجودہ معاشرے میں:

منگنی ہندی زبان کا لفظ ہے۔ ہندوؤں میں منگنی خاصی دھوم دھام سے کی

جاتی ہے اور اس کے لئے بہت سی رسومات بھی رائج ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بھی منگنی کا رواج ہندوؤں ہی کی طرح ہے اور اس کے لئے رسومات کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ مثلاً

☆ لڑکی یا لڑکے کو سسرال کی طرف سے انگوٹھی پہنانا۔

☆ منگنی کی تقریب کے لئے سسرال والے لڑکے یا لڑکی کے لئے تحائف (جن میں کپڑے، زیور، نقدی، مٹھائی شامل ہیں) لے کر جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ اپنی برادری کے چیدہ چیدہ افراد بھی شامل ہوتے ہیں۔ جن کی تعداد کی کوئی حد معین نہیں۔

☆ اگر ایک فریق بطور منگنی کچھ تحائف وغیرہ لے کر فریقِ ثانی کے ہاں جائے تو اولِ فریق کا بھی بطور منگنی کچھ تحائف دینا لازمی ہوتا ہے۔

☆ منگنی کی تقریب پر لڑکے یا لڑکی کو اس کے سسرال کی طرف سے دیئے گئے کپڑے اور زیور پہنایا جاتا ہے۔

☆ لڑکے اور لڑکی کو بنایا سنوارا جاتا ہے نیا لباس اور زیور پہنایا جاتا ہے۔

☆ برادری والوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ بھی لڑکے یا لڑکی کو کوئی نہ کوئی تحفہ.....نقدی یا کسی چیز کی صورت میں دیں۔

☆ کارڈ چھپوا کر مہمانوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔

☆ ہال یا ہوٹل بک کروانے کا بھی رواج ہے۔

☆ منگنی کی تقریب پر ویڈیو فلم بھی بنائی جاتی ہے یا تصویریں لی جاتی ہیں۔

☆ دور قدیم میں منگنی کی تقریب میں لڑکے یا لڑکی کو سسرال کے ہاں ساتھ لے کر نہیں جاتے تھے لیکن اب مادر پدر آزاد تہذیب میں یہ رواج عام ہو گیا ہے کہ منگنی پر لڑکا لڑکی کو اور لڑکی لڑکے کو خود انگوٹھی پہناتی ہے۔

☆ لڑکے کے دوست اور لڑکی کی سہیلیوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔جو باہم مذاق کرتے ہیں۔لڑکے کو لڑکی کی سہیلیاں خصوصاً بے ہودہ مذاق کا نشانہ بناتی ہیں۔

ان رسومات کی روشنی میں منگنی نکاح کی تقریب کے سلسلے میں ہونے والی غیر شرعی رسومات کا ہی ایک ابتدائی حصہ ہے۔

رسم منگنی کے نقصانات:

منگنی کا بظاہر مقصد تو صرف اتنا ہے کہ لوگوں پر یہ عیاں ہو جائے کہ فلاں کے بیٹے کی......فلاں کی بیٹی سے نکاح کی بات ٹھہر گئی ہے۔لہذا کوئی دوسرا پیغام بھیجنے یا ایسا وعدہ لینے کی غلطی نہ کرے لیکن اتنی پر تکلف، مہنگی اور مشکل رسومات کا کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا سوائے ریاکاری یا نمود و نمائش کے۔

موجودہ معاشرے میں انتخابِ زوج (بر کی تلاش) میں ہی کئی سال گزر جاتے ہیں۔پھر منگنی کی تقریب کے لئے وقت اور پیسہ درکار ہوتا ہے۔اس کے بعد خود ساختہ مجبوریوں کی وجہ سے منگنی کے وقفے کو طول دیا جاتا ہے۔ان مجبوریوں میں لڑکے لڑکی کی تعلیم......لڑکے کے برسر روزگار ہونے کا انتظار......جہیز کی

تیاری...... بری کی تیاری...... زیورات کا حصول...... رسومات کی ادائیگی کے لئے رقم کا انتظام...... مناسب موسم کا انتظار...... رشتہ داروں کے بروقت پہنچنے کا اہتمام وغیرہ شامل ہیں۔ اس اثناء میں لڑکا یا لڑکی نکاح نہ ہونے کی وجہ سے کسی مجرمانہ کیفیت سے گزریں...... نفسیاتی مریض بن جائیں...... جسمانی عوارض میں گرفتار ہو جائیں...... کوئی غلط راستہ اختیار کرلیں۔ والدین کو اس فکر کی بجائے خود ساختہ لوازماتِ نکاح کی فکر ہوتی ہے۔

نکاح ہر بالغ فرد کا بنیادی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے بہت آسان رکھا ہے تاکہ کوئی فرد بغیر نکاح کے نہ رہے لیکن منگنی کی تقریب اس نکاح کو مشکل ترین بنا دیتی ہے۔ اسلام ایسے کٹھن اور لایعنی افعال کی کبھی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے سنتِ رسول ﷺ اور طریقِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں منگنی کا کوئی وجود نہیں۔

اسلامی احکام' آداب اور اقدار کے تناظر میں منگنی مندرجہ ذیل معاشرتی اور دینی نقصانات کا باعث بنتی ہے:

☆ یہ ہندوانہ رسم ہے اور اسلام میں غیر مسلموں کی نقل کرنا منع ہے۔

☆ منگنی نکاح کی شرائط میں سے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث اور فقہ کی کتب منگنی کے باب...... یا ذکر سے خالی ہیں۔

☆ اس کے انعقاد پر ہر شخص مال دار ہو یا نادار...... تبذیر (بے جا خرچ) اور

اسراف (فضول خرچی) سے کام لیتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (بنی اسرائیل:۲۷)

''فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں''۔

☆ منگنی طے کرتے ہی وہ سب رشتے باہم تسلیم کر لئے جاتے ہیں جنہیں ازروئے اسلام بعد از نکاح معرضِ وجود میں آنا چاہیئے تھا۔

☆ تمام رشتوں کو لڑکا یا لڑکی اسی نام سے پکارنا شروع کر دیتے ہیں جو بعد از نکاح ملنا چاہیئے تھا۔

☆ عید یا شب برات جیسے تہواروں پر تحائف دینا لازمی سمجھا جاتا ہے۔

☆ مفروضہ رشتوں کے حقوق کی ادائیگی لازمی سمجھی جاتی ہے۔

محرم و نامحرم کی تمیز قبل از نکاح ختم کر دی جاتی ہے۔ لہذا لڑکے یا لڑکی کا میلان کسی اور سسرالی فرد کی طرف ہو جاتا ہے پھر منگنی ٹوٹ جاتی ہے یا یہ میلان بعد از نکاح بھی ختم نہیں ہوتا اور ازدواجی زندگی مفلوج کر دیتا ہے۔

☆ ایک دوسرے کے گھر والوں کی عادات سے واقف ہونے کے بعد ناپسندیدہ پہلو سامنے آتے ہیں، اس بنا پر منگنی توڑ دی جاتی ہے۔

☆ دولت، تعلیم، خوبصورتی یا کسی دیگر وجہ کی بنا پر کوئی دوسرا رشتہ پسند آ جائے تو بھی منگنی توڑ دی جاتی ہے۔

☆ لڑکے لڑکی کو ایک دوسرے سے متنفر کرنے کے لئے بعض شرارت پسند پھوٹ

ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔دونوں طرف بدگمانیاں پھیلاتے ہیں پھر یا تو منگنی ٹوٹ جاتی ہے یا بعداز نکاح بھی بدگمانیاں پیچھا نہیں چھوڑتیں۔

☆ اگر کسی لڑکی کی ایک سے زائد منگنیاں رہ چکی ہوں تو بعداز نکاح خاوند لڑکی کو اس کے حوالے سے شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

☆ بعض منگیتروں کی منگنی کے دوران اپنے منگیتر کی ذات سے انسیت اتنی زیادہ ہوچکی ہوتی ہے کہ اگر کسی وجہ سے منگنی ٹوٹ جائے تو اس کا آئینہ دل بھی چُور چُور ہوجاتا ہے۔بعض اوقات دوسری جگہ نکاح ہونے پر بھی پہلے منگیتر یا پہلی منگیتر کا خیال پیچھا نہیں چھوڑتا۔

☆ اگر دو بہنوں کی ایک ساتھ منگنی کی جائے اور نکاح نہ کیا جائے تو بعض لوگ بعد میں منگیتر بدل لیتے ہیں مثلاً چھوٹی بیٹی کا بڑی بیٹی کے منگیتر سے نکاح......اور بڑی کا چھوٹی بیٹی کے منگیتر سے نکاح...... یا بڑے بھائی کی بجائے چھوٹے بھائی سے نکاح اس طرح کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں جن منگیتروں کی باہم منگنی کا ایک عرصہ گزر چکا ہوتا ہے ان کو کچھ نہ کچھ ایک دوسرے سے انسیت ہوچکی ہوتی ہے جو بعدازاں ازدواجی زندگی کے لیے مضر ثابت ہوتی ہے۔

☆ منگنی پر جو تحائف لڑکے اور لڑکی کو دیئے جاتے ہیں۔منگنی ٹوٹ جانے کی صورت میں لوٹا دیئے جاتے ہیں۔اسلام میں ہدیہ دے کر واپس لینا ایسے ہی ہے جیسے کتا قے کر کے اسے دوبارہ چاٹ لے۔

(بخاری ، کتاب الزکاۃ:مسلم کتاب الھبہ)

☆ منگنی کے دورانیے میں لڑکے لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی ایک دوسرے سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور رکھیں مثلاً نامہ و پیام......ٹیلی فون...... تحائف کا تبادلہ......باہم ملاقاتیں......سیر و تفریح کے پروگرام وغیرہ

☆ لڑکے اور لڑکی سے ان کے منگیتر کے حوالے سے ناشائستہ مذاق کیے جاتے ہیں۔حالانکہ قرآن پاک میں ہے:

لَاتَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (الانعام: ۱۵۲)

''فحاشی کے قریب نہ جاؤ خواہ کھلی ہو یا چھپی''۔

نیز نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے''اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں لہذا اس نے بے حیائی کی تمام باتوں کو حرام کیا ہے چاہے وہ کھلی ہوں یا چھپی۔(بخاری و مسلم)

☆ منگنی توڑنے کو عیب اور جرم سمجھا جاتا ہے۔

☆ جس لڑکی کی منگنی ٹوٹ جائے اس کے لیے یہ امر عیب بن جاتا ہے اور دوسری جگہ مشکل ہی سے رشتہ ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

خیر نِکَاحِ الیسرہ‘۔

(ابوداؤد:۲۱۱۷۔ابن حبان:۱۲۶۲،السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:۱۸۴۲)

''سب سے زیادہ خیر و برکت والا نکاح وہ ہے جو آسان (کم خرچ) ہو''۔

برکت جوزوجین کی باہم مودت، سکینت اور محبت کے لئے انتہائی ضروری عامل ہے۔ منگنی جیسے اسراف (فضول خرچی) اور تبذیر (بے جا خرچ) کا کام کر کے شیطان کو خوش کریں گے تو اس نکاح میں یہ برکت کیسے شامل ہوگی۔ البتہ آئے دن جھگڑے اور ناچاقی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

گو عہدِ رسالت میں مروجہ منگنی کی رسم کا ذکر نہیں ملتا لیکن اگر ہم بات طے کرنے کے بعد کسی حقیقی وجہ کے تحت کچھ وقت نکاح میں تاخیر کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں واقعتاً کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو رشتے طے کرنے کے لئے منگنی کی کسی رسم یا غیر شرعی امور کو اپنے قریب پھٹکنے بھی نہیں دیتے اور نکاح کا بروقت انعقاد کرتے ہیں۔

منگیتر

منگیتر منگنی سے ماخوذ ہے۔ یہ لفظ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ منگنی کی طرح منگیتر کا بھی عربی زبان میں کوئی مترادف لفظ موجود نہیں۔

اسلام نے تمام رشتوں کے حقوق و فرائض اور ان کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کی وضاحت کر دی ہے کہ کس رشتے کی کیا اہمیت ہے؟ کس کا حق مقدم ہے کس کا مؤخر؟ کون محرم ہے اور کون نامحرم؟ لیکن منگیتر ایک ایسا رشتہ ہے جس کا قرآن حکیم اور احادیث نبوی ﷺ میں کوئی ذکر ہے نہ نام۔ نہ اس سے تعلقات کی نوعیت کے بارے میں کوئی اشارہ۔ گویا اسلامی معاشرت میں یہ ایک اجنبی نام ہے اور خود ساختہ رشتہ۔

منگنی جس کی وجہ سے منگیتر کا نام وجود میں لایا گیا ہے وہ لڑکے اور لڑکی کے والدین کے درمیان صرف ایک عہد...... ایک تصور...... ایک ہیولا ہے۔ کیا یہ عہد وفا ہو سکے گا؟ کیا یہ ہیولا ایک متحرک جسم بن سکے گا؟

کیا یہ تصور تصویر مجسم بن کر معاشرے کے سامنے نمودار ہوگا؟ اس کے بارے میں کچھ کہنا غیر یقینی اور قبل از وقت ہوتا ہے۔

منگیتر سے تعلقات:

پاک و ہند میں منگنی کی رسم بہت پرانی ہے لہٰذا منگیتر کا وجود بھی پرانا ہے۔

معاشرہ نہ صرف اس کی حیثیت تسلیم کرتا ہے بلکہ اسے دیگر رشتوں کے مقابلے میں اہمیت بھی زیادہ دیتا ہے۔البتہ قدیم اقدار و تہذیب کے مطابق منگیتر نہ تو سامنے آسکتے تھے' نہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے' نہ ہی ملاقات کر سکتے تھے۔

خصوصاً لڑکیوں کے لئے منگیتر کا نام لینا یا اس کا کسی طور سے ذکر کرنا حیا کے منافی سمجھا جاتا تھا جس کی وجہ مشرقی اقدار یا اسلامی ستر و حجاب کی گرفت کا مضبوط ہونا تھی۔

منگنی پر مغربی تہذیب کے اثرات:

مغربی تہذیب کے اثرات نے جب سے پنجے گاڑنا شروع کئے ہیں۔ منگیتروں کا باہم حجاب ختم ہو چکا ہے۔اب باہم ملاقات کرنے ...... ٹیلی فون پر گفتگو کرنے ...... اور ایک ساتھ گھومنے پھرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ جیسے مغربی معاشرے میں بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ باہم سب کچھ روا رکھتے ہیں' دن بدن وہی صورت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔لڑکے لڑکیاں خود اپنا آئیڈیل تلاش کرتے ہیں اور اگر پسند نہ آئے' دوستی پروان نہ چڑھے تو بغیر کسی تردد کے ہاتھ جھٹک دیتے ہیں۔

ایسے مغرب زدہ لوگوں کے دلائل:

مغرب زدہ لوگ ان ملاقاتوں کے حق میں بہت سے دلائل بھی دیتے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ:

☆ قبل از نکاح باہم ملاقات سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

☆ قبل از نکاح ایک دوسرے کی عادات سے واقف ہو جاتے ہیں لہذا بعد

میں اختلافِ رائے کی نوبت کم آتی ہے۔

☆ آپس میں قبل از نکاح محبت بڑھ جاتی ہے اور بعد میں باہم موافقت آسان ہوتی ہے۔

☆ اگر کوئی عادت ناپسند ہو تو نکاح کے بعد طلاق کے بجائے قبل از نکاح رائے بدل لینا زیادہ بہتر ہے۔

اس کے بعد وہ یہ ناصحانہ مشورہ دیتے ہیں کہ یہ ملاقاتیں جذبات سے مبرّا ہونی چاہئیں۔

ان دلائل کا تجزیہ:

یہ لوگ یورپی معاشرہ کے بھیانک نتائج پر غور کیوں نہیں کرتے۔

☆ جہاں قبل از نکاح ایک دوسرے کو سمجھنے کے بہانے ہی دوستی کی جاتی ہے اور پھر آزادانہ میل ملاپ دوسری انتہا تک لے جاتا ہے۔ چند لمحے تلذذ حاصل کرنے کے بعد بے باپ بچہ اور بن بیاہی ماں کو بے یارومددگار چھوڑ کر دوسرے شکار کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔

☆ اگر کہیں شادی کرنے پر دل ٹک جائے تو عموماً معاملہ طلاق پر ہی ختم ہوتا ہے۔

☆ قبل از نکاح باہم ملاقاتوں کے باوجود یورپ میں طلاق کا تناسب مسلمان ملکوں کی نسبت ۹۰ فیصد زیادہ ہے۔

☆ لڑکا لڑکی ایک دوسرے سے ملیں اور پھر ان میں جذبات کا لاوا نہ پھوٹے یہ

ممکن ہی نہیں۔

☆ باہم ملاقاتوں میں اس امر کا قوی امکان موجود ہے کہ وہ کسی سنگین اخلاقی حرکت کا ارتکاب کر بیٹھیں گے۔ حدیث میں ہے کہ دو میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

☆ ملاقاتوں کے بعد وہ باہم ملوث ہونے کے شبہ سے کبھی بھی بچ نہیں سکتے جس کے نتیجے میں لڑکی کا مستقبل تاریک ہو سکتا ہے۔

☆ باہم ملاقاتیں کرنے سے ایک امکانی بیوی یا شوہر پر اکتفا کی بجائے نت نئے لڑکے لڑکیوں سے ملاقاتیں ہوں گی، اس طرح ان کی حیا پامال ہو جائے گی۔

☆ نوجوان لڑکا یا لڑکی کبھی بھی اپنی پسند کو صنفی احساسات اور جذبات سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ وہ ایک دوسرے کی کمزوریوں سے بعد از نکاح ہی آگاہ ہو سکتے ہیں۔ عموماً نکاح کے بعد بھی چھ سات ماہ تک وہ باہمی جذبات کی تسکین کے علاوہ کچھ سوچتے ہیں نہ سمجھتے ہیں جب یہ جذباتی دور گزر جاتا ہے تو پھر وہ یہ سوچنے کے قابل ہوتے ہیں کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔

رہ گیا باہم ملاقاتوں سے محبت بڑھنے کا امکان تو حقیقت یہ ہے کہ نکاح بذات خود محبت پیدا کرنے کا سب سے زیادہ مؤثر بنیادی عامل ہے۔

اسلام میں باہم محبت کرنے کے لئے ہی نکاح کیا جاتا ہے۔ نکاح سے قبل محبت کرنا یا عشق لڑانا منگیتر سے ہو یا کسی اور سے قطعی حرام ہے۔

نامحرم افراد کے لیے ہدایات

اسلام نے جو پابندیاں غیر محرم مرد و عورت پر عائد کی ہیں ان کا اطلاق منگیتر پر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ منگیتر سے جب تک نکاح نہ ہو وہ کسی رشتے کی ذیل میں سرے سے آتا ہی نہیں۔

اسلام نامحرم افراد کو مندرجہ ذیل ہدایات دیتا ہے:

غض بصر (نظر نیچی رکھنا):

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ . وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ. (النور:۳۲)

''مسلمان مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں' یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے' بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے اور مسلمان عورتوں سے بھی یہ کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں

سے کھلا رہتا ہے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں۔"

پردے کے پیچھے سے چیز لینا:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ. (الاحزاب: ۵۱)

"اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔"

تنہائی میں ملاقات:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ۔

"خبردار کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ جمع نہیں ہوتا مگر ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔(صحیح ابن ماجہ للالبانی: ۱۷۵۵)

سیدنا عقبہ بن عامر ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ۔(بخاری: ۵۲۳۲ مسلم، کتاب السّلام: ۵۶۷۴)

"عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کرنے سے باز رہو۔ایک انصاری نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دیور یا (جیٹھ) کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" وہ موت ہے"۔

ہاتھ ملانے سے اجتناب:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک کبھی کسی عورت سے نہیں لگا البتہ آپ ﷺ زبان سے عورتوں سے بات کرتے' جب عورتیں زبان سے (قبول اسلام کا) اقرار کرلیتیں تو آپ ﷺ فرماتے' جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔

(مسلم، کتاب الامارہ: ۴۸۳۵۔ ابوداؤد: ۲۹۷۱)

شیریں لہجہ سے اجتناب:

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا . (الاحزاب: ۳۲)

"لوچ دار آواز سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی کا مبتلا شخص لالچ میں پڑ جائے بلکہ صاف سیدھی بات کیا کرو۔"

اسلام میں قبل از نکاح ملاقات؟

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اسلام بھی قبل از نکاح ملاقاتوں کا حامی ہے اپنے حق میں وہ مندرجہ ذیل احادیث پیش کرتے ہیں:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص نکاح کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو عورت کو ایک نظر دیکھ لے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا

پیغام بھیجا تو اسے چھپ کر دیکھنے کی کوشش کرتا رہا، بالآخر میں نے اسے دیکھ لیا۔ پھر میں نے اس سے نکاح کر لیا۔(ابوداؤد:۲۰۸۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو! انصار کی عورتوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔(صحیح مسلم، کتاب النکاح:۳۴۸۶)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا! نہیں۔ فرمایا:

فَانظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّه' اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا۔

"جاؤ! اس عورت کو دیکھ لو یہ باہمی تعلقات کی استواری کے لئے مناسب ہے۔"

انہوں نے ایسا ہی کیا پھر اس سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے اس سے موافقت کا ذکر کیا۔(ترمذی باب ماجاء فی النظر الی المخطوبه ، ابنِ ماجه:۱۸۶۵)

ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نکاح سے قبل ایک نظر عورت کو دیکھ لیں تو یہ بہتر ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو بعض صورتیں طبعی طور پر اچھی نہیں لگتیں اور بعض صورتیں چاہے دوسروں کو اچھی نہ بھی لگیں خود کو اچھی لگتی ہیں۔

اس لئے خود دیکھ لینا بہتر ہوتا ہے۔

☆ صحابی رسول ﷺ، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اور چھپ کر اسے دیکھنے کی کوشش کی، آخر کار اسے اپنے باغ میں دیکھ لیا۔ میری اس حرکت پر بعض لوگوں نے کہا! تم صحابی ہو کر ایسا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا! میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ

اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ امْرِیءٍ خِطْبَةَ اِمْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیْهَا۔

''جب اللہ کسی شخص کے دل میں کسی عورت سے نکاح کی خواہش ڈالے تو اسے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔'' (سنن ابن ماجہ: ۱۸۶۴، السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۹۸)

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ام کلثومؓ (علیؓ کی بیٹی) کا پیغام دیا۔ جو علی رضی اللہ عنہ نے قبول کر لیا۔ اسی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پہلے دیکھ لیا تھا۔ (نداء الجنس اللطيف تفسير مظهرى ـ سورة النساء)

☆ محدث امام نوویؒ ان احادیث کی تشریح میں لکھتے ہیں، ثابت ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اسے دیکھ لینا مستحب ہے، یہی امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور اہل کوفہ کا مذہب ہے۔ (شرح صحيح مسلم النووى)

دیکھنے کی نوعیت:

امام نووی لکھتے ہیں:

مذکورہ احادیث ظاہر کرتی ہیں کہ عورت کو یہ علم ہونا ضروری نہیں کہ اسے دیکھا جارہا ہے۔عورت کو دیکھنے کے لیے اس سے اجازت لینا بھی ضروری نہیں کیونکہ عورت کو اس طرح اجازت دینے میں حیا مانع ہوتی ہے۔اگر اجازت کے حصول کے بعد دیکھا جائے اور نکاح سے انکار کر دیا جائے تو عورت کو ذہنی کوفت اور قلبی اذیت ہوگی۔اگر بغیر اجازت دیکھ کر نکاح نہ بھی کیا جائے تو یہ فعل اس کے لیے موجب اذیت نہیں ہوتا۔مستحب یہی ہے کہ پیغام نکاح سے قبل یا بعد میں دیکھ لیا جائے تا کہ پسند نا پسند کا فیصلہ جلد ہو جائے۔اگر خود دیکھنا ممکن نہ ہو تو کسی ایسی عورت کو اسے دیکھنے کے لئے بھیجا جائے جس پر اعتماد ہو تا کہ اس سے صحیح خبر ملے اور یہ سب نکاح کی بات چیت کرنے سے پہلے ہونا چاہئے۔

(شرح نووی صحیح مسلم)

مولانا ثناءاللہ پانی پتی لکھتے ہیں:

مسنون طریقہ یہ ہے کہ نکاح سے قبل عورت کو دیکھ لے۔مخطوبہ (جس کو پیام دیا ہے) کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنا بالاتفاق جائز ہے۔

امام نووی لکھتے ہیں:

مرد کے لئے جائز ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلی دیکھ لے۔

مولانا انور شاہ کاشمیریؒ فرماتے ہیں:

جس سے نکاح کرنا چاہتا ہے اس کو دیکھنا جائز ہے تا کہ معاملہ فساد بر پا نہ

کرے۔ دیکھتے وقت نیت میں خلوص ہو پھر معاملہ اللہ کے سپرد کر دے۔

(العرف الشذی شرح ترمذی باب النظر المخطوبہ)

عبدالرحمٰن الجزری لکھتے ہیں:

یہ امر بھی مستحب ہے کہ عقد سے پہلے اپنی بیوی کو دیکھ لے بشرطیکہ وہ یہ جانتا ہو کہ اس کے ساتھ شادی کو پسند کیا جائے گا اگر یہ معلوم ہو کہ اس کو رد کر دیا جائے گا تو اس عورت کو دیکھنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اس کو دیکھنا عقدِ ازدواج کی جانب صحیح اقدام ہے جس سے دونوں طرف سے خواہش مندی کا ثبوت اور جانبین سے ایک دوسرے کے حق میں رضامندی کا اظہار ہوتا ہے اگر پیشِ نظر عورت کے نظارہ کا شوق ہو اور حقیقت میں شادی کے لیے کوئی صحیح اقدام نہ ہو تو دیکھنا حرام ہے۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ، ج:۴، ص:۱۱)

دورِ حاضر میں لڑکے والے ابتدائی معلومات حاصل کیے بغیر لڑکی کو دیکھنے چل پڑتے ہیں۔ لڑکے والوں کے ساتھ مع لڑکے کے کئی آدمیوں کی فوج ہوتی ہے۔

لڑکی والے بہترین چائے کے لوازمات یا کھانا تیار کرتے ہیں۔ اکثر لڑکی کو بنا سنوار کر اس امید میں سامنے لایا جاتا ہے کہ شاید لڑکی پسند آ جائے۔ لڑکے والوں کے تمام مرد اور عورتیں لڑکی کو یوں دیکھتے ہیں جیسے بکاؤ مال دیکھا جاتا ہے۔

ہر روز یا ہر ہفتے لڑکے والے کسی لڑکی والے کے گھر مہمانِ خاص کی حیثیت سے کھا پی کر لڑکی کو ہر طرح سے دیکھ کر واپس چلے جاتے ہیں۔

لڑکی والوں کے لیے رشتہ کرنا غیرت اور اخلاقی لحاظ سے ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے، دین کی سمجھ ویسے بھی معاشرے میں کم ہے۔

والدین بادلِ نخواستہ لڑکی کو بنا سنوار کر آنے والے مہمانوں کے سامنے لاتے ہیں، لیکن لڑکے والے واپس جا کر یہ بتانا بھی گوارا نہیں کرتے کہ انہیں لڑکی پسند نہیں آئی۔ کچھ مہذب والدین فون پر انکار کا بتا دیتے ہیں۔ لڑکی کے والدین ہر بار اس آس میں ہوتے ہیں کہ اب تو ان کی بچی کی قسمت جاگ اٹھے گی۔

خوددار لڑکی کے لیے یوں بھی روز روز انجانے مہمانوں کے سامنے آنا انتہائی، تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے۔

دورِ حاضر کا یہ انداز ناجائز ہے۔ شرعاً معقول طریقہ یہ ہے کہ لڑکی کے علم میں لائے بغیر اس کے والدین سے یا کسی اور قریبی عزیز کے ذریعے اس کے خاندان، مالی حالات، شکل وصورت، تعلیم وسلیقہ وغیرہ کے متعلق معلوم کر لیا جائے۔ اس طرح لڑکے کے خاندان والوں کے متعلق اور لڑکے کے متعلق بھی معلوم کر لیا جائے۔ درست معلومات مہیا کی جائیں کیونکہ اس معاملے میں جھوٹ بولنا صرف ناجائز ہی نہیں بلکہ بعد ازاں جھوٹ کھل جانے پر سنگین نتائج پیدا کرتا ہے۔

اگر دونوں طرف کے افراد کا دیگر تمام معلومات پر اتفاق رائے ہو جائے تو پھر لڑکے کو لڑکی کے سرپرستوں سے ملوا دیا جائے۔ اگر لڑکا پسند آ جائے تو پھر آخری مرحلے پر لڑکی کو بغیر پتا چلے لڑکے کو دکھانے کا اہتمام کیا جائے۔

ان مذکورہ تشریحات سے ثابت ہوا کہ عورت کو دیکھتے ہوئے اس کو علم نہیں ہونا چاہیے کہ کوئی نکاح کی غرض سے اسے دیکھ رہا ہے اگر عورت سے ملاقات کرنے...... یا اظہارِ نکاح کرنے کے بعد انکار کر دیا جائے تو اگر عورت کو بھی یہ مرد پسند آ گیا ہے تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات عورت خود کشی کر بیٹھتی ہے۔

☆ جن لڑکیوں کو بار بار انکار سے سابقہ پڑے گا وہ نفسیاتی مریضہ بن جائیں گی۔ احساسِ کمتری ان کو گھیر لے گا۔ بعض تو اپنی شادی کے وقوع ہی سے مایوس ہو جاتی ہیں۔

☆ اگر دوسری جگہ شادی ہو بھی جائے تو خاوند کی طرف سے کسی ناپسندیدہ رویے کی صورت یہ حسرت سوہانِ روح بنی رہے گی کہ فلاں سے شادی ہو جاتی تو ایسا نہ ہوتا۔ اگر انکار کر دینے والا مرد کوئی قریبی عزیز یا کسی قریبی علاقے کا ہو تو اس کے اچھے ازدواجی حالات سن سن کر یہ حسرت مسلسل کرب بن جائے گی جس کا اثر اس عورت کی ازدواجی زندگی کو مزید ابتر بنا دے گا۔

☆ اگر لڑکی کو پتہ ہو کہ کوئی بغرض نکاح دیکھنے والا ہے تو وہ اس خیال سے خاص طور پر تیار ہو کر بناؤ سنگار کرے گی اور بناؤ سنگار میں اصلی شکل کا پتہ نہیں چلے گا جو کہ دیکھنے کا اصل مقصد ہے نیز نامحرم کے سامنے بناؤ سنگار کرنا ممنوع ہے۔

☆ دیکھنے کے لئے صرف چہرہ اور ہاتھ ہی کا جواز ہے۔ قابلِ ستر حصوں کو دیکھنا

جائز نہیں۔

☆ صرف ایک نظر دیکھنے کا جواز ہے جس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے۔

بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یا علی لاتتبع النظرۃ النظرۃ فان لك الاولی ولیس لك الآخرۃ۔

(سنن اابو داؤد ۲۱٤۹۱۔ ترمذی:۲۷۷۸)

''اے علی ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو پہلی نظر معاف ہے مگر دوسری نظر معاف نہیں''۔

☆ نظر جما کر بار بار دیکھنے سے عورت کی شکل مرد کے ذہن پر نقش ہو جائے گی۔ اگر انکار ہو گیا تو اس صورت کو مرد کے دل سے محو کون کرے گا؟

☆ دیکھتے وقت نیت میں خلوص ہو۔ یعنی یہ نیت ہو کہ دیکھنے کا یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے ماتحت ہے۔ پہلے سے یہ طے نہ ہو کہ دیکھ کر انکار کر دینا ہے۔

☆ شہوانی جذبات اس دیکھنے میں شامل نہ ہوں۔

☆ انکار کی صورت میں اس عورت کے خدوخال کو دوسروں پر ظاہر نہ کرتا پھرے خصوصاً کسی جسمانی عیب کو۔

☆ ایک نظر دیکھ لینے کے بعد اگر پسند ہے تو نکاح جلد کرنے کی کوشش کی جائے۔ نبوی عہد معاشرت کے دستور کے مطابق منگنی کی رسم یا کسی مدت کو درمیان

میں حائل نہ رکھا جائے۔

ہماری معاشرت کے قدیم دستور کے مطابق بہترین طریقہ یہ ہے کہ لڑکی دیکھنے کے لئے کسی ایسی عورت کو کہا جائے جس پر اعتماد ہو۔ دیکھنے والی عزیزہ بلا کم و کاست...... شکل...... رنگ...... قد وغیرہ کے بارے بتا دے۔ جیسا کہ امام نووی کی تشریح میں گزرا ہے۔ کیونکہ عورت کا کسی عورت کو دیکھنا آسان ہے۔

خصوصاً ایک پردہ دار معاشرے میں انکار کی صورت میں وہ مسائل بھی پیدا نہیں ہوں گے جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

لڑکی کو ایک نظر دیکھنے کا حق صرف اس مرد کو ہے جو نکاح کرنا چاہتا ہے یا پھر خواتین کو۔ مرد کے کسی رشتہ دار مرد...... باپ...... بھائی وغیرہ کو دیکھنے کا حق قطعاً حاصل نہیں بلکہ نکاح کے بعد بھی مرد کے باپ دادا اور نانا کے علاوہ باقی سب سسرالی مرد نامحرم ہیں اور ان سے پردہ کرنا واجب ہے۔

لڑکیوں کے والدین سے گذارش

ہمارے ہاں جن گھرانوں میں پردہ کا رواج ہے اور قدیم تہذیب کی روایات پر جمے ہوئے ہیں وہ یہ بات پسند نہیں کرتے کہ لڑکا ان کی بیٹی کو دیکھے۔ حالانکہ رحمت اللعالمین ﷺ کے حکم کے بعد کسی پس و پیش کی گنجائش نہیں..........

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کسی انصاری کی بیٹی کے لیے اس کے والدین سے بات کی اور رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھ لو، یہ موافقت کے لیے بہتر ہے۔

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انصاری کے ہاں جا کر لڑکی کو دیکھنے کا حکم نبوی سنایا...... لڑکی کے والدین نے برا منایا۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ واپس جانے لگے تو لڑکی نے کہا: اس آدمی کو بلاؤ‘ یہ پردہ کے کنارے کھڑے ہو گئے۔ لڑکی نے کہا! اگر تجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تو میری طرف دیکھے تو دیکھ لے ورنہ میں تیرے اوپر اس بات کی تنگی کرتی ہوں کہ تو مجھے دیکھے...... سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کی طرف دیکھا اور نکاح کر لیا اور یہ میرے نزدیک تمام بیویوں سے زیادہ با عزت اور قابلِ احترام تھی‘‘۔ (ابن ماجہ: ۱۸۶۶۔ ترمذی: ۱۰۸۷)

والدین کی اپنی بیٹی کی ازدواجی زندگی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اس حکم

میں بہتری پوشیدہ ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اس معاملے میں حیل وحجت نہ کریں۔ لڑکا خود دیکھنا نہ چاہے تو یہ اس کی اپنی مرضی ہے البتہ لڑکی دکھانے کا اہتمام مذکورہ بالا احتیاط کے ساتھ ہونا چاہیے۔

مولنا عبدالعظیم انصاری لکھتے ہیں کسی رشتہ دار اور عزیزوں کے ہاں بھی کسی تقریب وغیرہ میں یہ فریضہ سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ میں اپنا ذاتی واقعہ اس بارے میں بیان کرتا ہوں کہ جب میں تعلیم سے فارغ ہوا تو ہمارے والد مرحوم کے ایک دوست مستری محمد عبداللہ مرحوم تھے۔ انہوں نے ایک روز مجھے اپنی دکان پر بلایا، مجھ سے ان کی بڑی انس ومحبت تھی۔ جب حاضر ہوا تو فرمایا: میرے ساتھ چلو۔ تھوڑی دور ایک کام سے جانا ہے۔ میں ساتھ ہولیا۔ محلہ کی ایک گلی میں پہنچے تو اشارہ کیا کہ فلاں دروازہ کی طرف ذرا جھانک لینا۔ اس دروازے پر پہنچے تو میں نے ادھر دیکھا تو ایک نوجوان لڑکی پردہ سے آدھا چہرہ ننگا اور ساتھ اس کی والدہ پوری طرح مستور کھڑی ہیں۔ میں نے ایک نظر دیکھ کر آنکھیں جھکا لیں۔ مستری صاحب تھوڑی دور جا کر واپس ہوئے۔ اس وقت دروازہ بند تھا...... دکان پر پہنچ کر دریافت کیا کہ یہ لڑکی تمہیں اگر پسند ہے تو میں تمہارے نکاح کے لئے بات چیت کروں؟ وہ میرے بزرگ تھے میں راضی ہوگیا۔ میں نے آہستہ سے اپنی رضامندی کا اظہار کردیا۔ بات مکمل ہوگئی۔ لیکن قدرت کو جو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔ لڑکی چھ ماہ بعد اللہ کو پیاری ہوگئی۔ جس کا مجھے آج تک افسوس ہے۔

یغفر اللہ لہما

میں نے یہ واقعہ اس لیے لکھا ہے کہ ایک طریقہ یہ بھی ہے اور اس طرح بہت سے شریفانہ طریقوں سے اس مرحلہ سے گزرا جا سکتا ہے۔

(بحوالہ الاعتصام ہفت روزہ ۹ ذیقعد ۱۴۱۹ھ)

منگیتر اور ٹیلی فون پر گفتگو

آج کل ٹیلی فون کی سہولت ہر جگہ موجود ہے۔اس لئے بعض لوگ منگیتروں کی باہم ٹیلی فون پر بات چیت کو معیوب نہیں سمجھتے۔ان کا کہنا ہے کہ اس طرح سامنے آنے ......شکل دیکھنے ......نظر یا ہاتھ کے اشارے...... یا کسی اور حرکت کا امکان ہوتا ہی نہیں لہٰذا اس کی اجازت ہونا چاہیے۔

دراصل اسلام نے جس طرح نامحرم افراد کو نظر بھر کر دیکھنے سے منع کیا ہے اسی طرح نامحرم سے بلاضرورت بات کرنے کو بھی اچھا نہیں سمجھا۔

منگیتر سے گفتگو کرنا ضروریات میں سے ہرگز نہیں۔نیز منگیتر سے جس قسم کی گفتگو کا امکان ہے وہ بھی دور جدید کے آزاد معاشرے میں کسی سے مخفی نہیں۔ بلکہ آمنے سامنے آکر گفتگو کرنے سے شاید کچھ جھجک آڑے آئے لیکن فون پر کھل کر باتیں ہوں گی۔باہم گفتگو سے صنفی جذبات ابھریں گے۔اس گفتگو کے بعد ملاقات کا خیال بھی ضرور چٹکیاں لے گا۔بقول شاعر ؎

نَظْرَةٌ فَابْتِسَامَةٌ فَسَلَامٌ
فَكَلَامٌ فَوَعْدٌ فَلِقَاءٌ

"نظر بازی پھر مسکراہٹ، پھر سلام اس کے بعد
بات چیت پھر وعدہ اور اس کے بعد ملاقات۔"

البتہ ضرورتاً نامحرم افراد کی طرح منگیتر سے بھی بات کر لینا درست ہے مثلاً کسی کام سے گھر کے دروازے پر دستک دی، عورت نے بغیر جانے نام یا کام پوچھ لیا۔ منگیتر نے اپنے مطلوبہ کام یا ضرورت کے متعلق کہہ دیا۔ کسی اور فرد کو فون کرنا چاہا اور لاعلمی میں منگیتر عورت نے اٹھا کر ضروری بات کر لی۔

منگیتر اور تحائف کا تبادلہ:

منگیتروں میں باہم تحائف کا تبادلہ بھی رواج پا چکا ہے۔ بلکہ منگنی پر انگوٹھی ایک دوسرے کے ہاتھ سے پہنائی جاتی ہے۔ ساتھ ساتھ مووی یا تصویر بنا کر ان لمحات کو محفوظ کرنے کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَهَادُوْا تَحَابُّوْا۔

"تحائف لو اور دو اس سے محبت بڑھتی ہے"۔ (الادب المفرد: ۵۹۴)

گویا تحائف باہم محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں اور قبل از نکاح محبت بڑھانے کے خارجی اسباب کو عمل میں لانا اچھا نہیں کیونکہ منگیتر ابھی تک نامحرم ہے۔ اسلام نے تو لوچ دار شیریں آواز میں بات کرنے سے بھی منع فرمایا ہے تاکہ جس دل میں مرض ہے وہ کوئی آس نہ لگا بیٹھے' تحفہ تو ہے ہی محبت بڑھانے کا واضح پیامبر! یہ کیسے ممکن ہے کہ تحفہ دیں' لیں اور محبت نہ بڑھے' دل نہ جڑیں۔ جب تحفہ لینے یا

دینے والے ایسے نوجوان ہوں جو یہ بھی جانتے ہوں کہ ان کا صنفی میلان ایک دوسرے سے مربوط ہونے والا ہے تو وہ کیسے اس سے آگے قدم بڑھانے کی خواہش نہیں کریں گے؟

معاشرہ مخرب اخلاق لٹریچر کی زد میں ہے۔میڈیا اپنی تمام کوششیں بے حیائی کو عام کرنے میں صرف کر رہا ہے۔اس لئے عام طور پر ایسی کتب یا اشیاء تحفہ میں دی جاتی ہیں جو صریحاً کسی صنفی جذبے کی نشاندہی کرتی ہیں مثلاً دل کی شکل پر بنی ہوئی چیزیں' زیور' عید کارڈ جن پر ذومعنی شعر درج ہوتے ہیں یا تصاویر۔ دونوں منگیتروں کے ناموں کے حروف پر کندہ اشیاء وغیرہ۔یہ سلسلہ اسلامی نقطۂ نظر سے مستحسن نہیں۔

مرد کو یہ حق ضرور حاصل ہے کہ وہ اپنے ہونے والی بیوی کے لئے تحائف یا اشیاء اپنے پاس رکھے اور بعد از نکاح اسے پیش کر دے یا بالفرض منگنی کا وقفہ طویل ہے اور ایک نیک مرد باایمان دل رکھتا ہے تو کتب تفسیر ،ترجمہ،احادیث یا دینی کتب ہونے والی بیوی کی تعلیم کے لئے گھر والوں کے مشورہ سے ان کے ذریعے اسے دلوا دے۔

منگیتر کے ساتھ سیر وتفریح:

موجودہ دور میں منگیتر مغربی معاشرے کی اندھی تقلید میں باہم سیر وتفریح کرتے اور مختلف تقاریب میں حصہ لیتے ہیں۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سب

تنہائی میں تو درست ہے لیکن ایسی تقریب جس میں بہت سے افراد شامل ہوں' اس میں دونوں کے شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ دوسروں کی موجودگی میں وہ امکانات نہیں جن کی وجہ سے تنہائی کی ملاقات سے منع کیا گیا ہے۔ بظاہر یہ سوچ اچھی لگتی ہے لیکن نامحرم سے پردہ کا حکم اپنی جگہ موجود رہے گا بلکہ تقریبات اور سیر و تفریح کا مقصد ہی خوش طبعی اور تفریح حاصل کرنا ہوتا ہے۔ جب ایسی صنف مخالف سامنے ہو جس کے بارے میں یہ علم ہو کہ آئندہ ہم دونوں ایک دوسرے سے منسلک ہونے والے ہیں تو ہیجان کو مزید مہمیز ملتی ہے۔

یاد رہے کہ ایسی تقریب جس میں ستر و حجاب کی پابندی ہو' مخلوط انتظام نہ ہو اس میں منگیتروں کا حصہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

ایک استثنا:

ساری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ منگیتر سے بغیر ضرورت بات کرنا...... ملنا...... آمنے سامنے آنا...... تحائف لینا دینا...... مل کر سیر و تفریح کرنا درست نہیں۔

منگیتر نامحرم ہے اور نامحرم افراد کی تمام پابندیوں میں مقید البتہ دل میں منگیتر کی طرف میلان ہونا...... اس سے انس ہونا...... اس کے بارے میں کسی خیال کا آنا غیر ارادی چیز ہے۔ بلکہ ایسا ہوتا ہے اور ہونا ہی چاہئے۔ اسی وجہ سے تو مذکورہ پابندیاں ہیں۔

کزن منگیتر

ہمیشہ سے ہر معاشرے میں کزن (چچا' ماموں' پھوپھی' خالہ کے بیٹے بیٹیاں) کا مسئلہ ٹیڑھا ہی رہا ہے جس کی چند وجوہات ہیں: مثلاً

☆ کزن انتہائی قریبی عزیز ہوتے ہیں ایسے عزیز جن کے حقوق و فرائض ادا کرنا لازمی ہوتا ہے۔

☆ ایک کزن کے والدین دوسرے کزن کے ایسے رشتہ دار (چچا' ماموں' پھوپھی خالہ) ہوتے ہیں جو باپ یا ماں کے درجے میں ہیں۔ماں باپ کے بعد ان کا ادب' احترام' اور خدمت بھی فرض ہے۔قرآن حکیم ان کے ہاں بلاتکلف آنے جانے اور کھانے پینے کی اجازت دیتا ہے لیکن یہی قرآن حکیم جب محرم افراد کی فہرست پیش کرتا ہے تو ان میں کزن کو شامل نہیں کرتا۔(دیکھیے سورۃ النور)

☆ پھوپھی' چچا' ماموں' خالہ یہ تمام بزرگ چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد سے ہمارے بھانجے' بھانجیاں اور بھتیجے' بھتیجیاں دور دور نہ رہیں۔لہذا حجاب کی پابندی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔کیونکہ معاشرے کے عام افراد کا خیال ہے کہ پردہ کر لینے سے رشتوں میں دوری پیدا ہو جاتی ہے۔

اکثر وہ گھرانے جو حجاب پر عمل کرتے ہیں اوران کی وابستگی بھی اسلام سے ہے اس کے باوجود وہ بھی کزن سے پردہ کرنے میں تساہل سے کام لیتے ہیں بلکہ جو پردہ کرنے کی ہمت کرے اس پر بگڑ جاتے ہیں۔

بعض حضرات قرآن وسنت سے کوئی نہ کوئی دلیل لانے کی ناکام کوشش کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔جب کزنز کے درمیان نکاح کی بات ٹھہر جائے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب نسبت ٹھہرانے سے قبل پردہ نہیں تھا۔تو اب کزن منگیتر سے پردہ کیوں؟

احکام حجاب پر عمل نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے احکام سے روگردانی ہے۔کزن سے پردہ نہ کیا جائے تو جن امکانات کے پیش نظر پردہ کا حکم ہے وہ اپنی جگہ موجود رہتے ہیں۔بلکہ بے پردگی کی صورت یہ امکانات خاصی حد تک بڑھ جاتے ہیں۔

جہاں کزن سے پردہ نہیں کیا جاتا وہاں ان کے درمیان کیسی کیسی غلط باتیں......غلط گمان......ناروا حرکتیں اور کہانیاں جنم لیتی ہیں۔اس سے لوگ اچھی طرح واقف ہیں۔یہ الگ بات ہے کہ یہ پھر بھی حجاب کی الہامی پابندی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔اگر کوئی کزن سے پردہ نہیں کرتا تو منگنی سے پہلے یہ تھوڑا بہت امکان تو ہوتا ہے کہ کزن ایک دوسرے کو پاکیزہ رشتے اور احترام کے ساتھ مخاطب کریں گے یا ملیں گے لیکن منگنی کے بعد یہ تصور ہی ناممکن ہے۔جب بھی منگیتر کزن باہم مخاطب ہوں گے' آمنے سامنے آئیں گے تو جذباتی ہیجان یا رشتہ

مناکحت کے وقوع کا خیال دماغ پر ضرور مسلط رہے گا۔ایسے کہنے والے اور ایسا سوچنے والے خود سے سوال کریں کیا وہ اپنے منگیتر کو بھائی بہن یا دیگر کسی محرم رشتے کے نام سے پکارنا یا سمجھنا پسند کرتے تھے...... پسند کرتے ہیں...... پسند کریں گے؟

ہمارے قدیم معاشرے میں یہ روایت تھی کہ کزن سے پردہ نہ بھی ہوتا تو منگنی کے بعد پردہ ضرور کروایا جاتا۔یقیناً ہمارے بزرگ ممکنہ خدشات سے آگاہ تھے۔

منگیتروں میں رابطہ کرانے والے:

بعض افراد ایسے بھی ہیں جو منگیتروں کے درمیان رابطے یا ملاقات کو ممکن بنانے کا کردار ادا کرتے ہیں۔یہ عموماً وہاں ہوتا ہے جہاں لڑکے اور لڑکی کے گھر والے یا ان میں سے بعض افراد منگیتروں کے باہم رابطے کو ناپسند کرتے ہوں۔ جو لوگ اس قسم کا رابطہ کراتے ہیں انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے:

مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا .(النساء:٧٥)

”جو کوئی اچھے کام کی سفارش کرے گا اس کے لئے اس میں حصہ ہوگا اور جو برے کام کی سفارش کرے گا اس کے لئے اس میں حصہ ہوگا اور اللہ ہر چیز پر قادر اور نگران ہے۔“

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ران کا زنا

نظر بازی ہے اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اوران کا زنا دست درازی ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اوران کا زنا اس راہ میں چلنا ہے اور زبان کا زنا گفتگو ہے اور دل کا زنا تمنا اور خواہش ہے۔ آخر میں صنفی اعضاء یا تو ان سب باتوں کی تصدیق کرتے ہیں یا تکذیب۔ (صحیح مسلم، کتاب القدر:۶۷۵۴)

یہ فرمان قبل از نکاح منگیتروں کے ساتھ کسی قسم کے رابطے سے لاتعلق رہنے کا تقاضا کرتا ہے۔

باہم رابطے کا جائز طریقہ:

اگر کوئی لڑکا یا لڑکی کسی وجہ سے باہم شریکِ حیات کی حیثیت سے ایک دوسرے کے حقوق کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہ ہوں لیکن باہمی محبت' کشش اور فطری تقاضوں کے باعث رابطہ رکھنے کے بھی متمنی ہوں تو نبوی عہد کی معاشرت ہمیں یہ اصول پیش کرتی ہے کہ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کر دیا جائے۔ رخصتی حالات سازگار ہونے پر عمل میں لائی جائے کیونکہ نکاح ہی وہ واحد معتبر، محترم، پُر وقار، مشروع، بے داغ اور راست طریقہ ہے۔ جو دو اجنبی مخالف صنفوں کو بے حجاب ملنے، بات کرنے یا اپنی صنفی خواہش کے کسی ابتدائی یا آخری حصے کی تکمیل کو سندِ جواز عطا کرتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی چھ سال کی عمر میں نکاح کیا اوران کی کم سنی کی وجہ سے رخصتی دس سال کی عمر میں کی گئی لیکن اس دوران آپ ﷺ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاں بلاتکلف جاتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی طرح کا حجاب نہیں کرتے تھے۔ (دیکھئے ہجرت کا واقعہ از صحیح بخاری)

☆ صحابہ کرام کی زندگی میں بھی ایسی بیسیوں مثالیں ملتی ہیں۔

☆ نکاح کرنے سے دونوں منگیتر نہیں بلکہ زوجین کے رشتے میں تبدیل ہو جائیں گے۔

☆ دونوں میں ملاقات' ٹیلی فون' تبادلہ تحائف غرض ہر قسم کا رابطہ جائز ہے۔

☆ لڑکے کا خاندان اور لڑکی کا خاندان دونوں میں نئے رشتوں کا وقوع اور تقدس قائم ہو جاتا ہے۔

☆ لڑکا اور لڑکی سسرالی خاندان سے مربوط ہو جاتے ہیں۔

☆ دونوں آئندہ زندگی کے بارے میں کھلے دل سے تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔

☆ منگنی میں موجود جتنی بھی معاشرتی' یا غیر شرعی قباحتیں ہیں ان سب سے بچ جائیں گے۔

☆ کسی بیرونی سبب کی بنا پر تعلق ٹوٹنے کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے۔

☆ جس طرح نکاح کے لئے کسی غیر ضروری خرچ یا رسم کی ضرورت نہیں اسی طرح رخصتی کے لئے بھی کوئی رسم یا تکلف لازمی نہیں۔ لڑکا جب چاہے سسرال سے بات کر کے بیوی کو ساتھ لا سکتا ہے۔

شادی سے پہلے تعلقات

شیخ محمد صالح عثیمین:

شادی سے پہلے والے تعلقات سے سائل کی مراد اگر نکاح کے بعد اور دخول سے قبل کے تعلقات ہیں تو ان میں کوئی حرج نہیں' کیونکہ عورت عقدِ نکاح سے بیوی بن جاتی ہے۔اگرچہ دخول کے مراسم ادا نہ ہوئے ہوں۔

اور اگر تعلقات سے مراد عقدِ نکاح سے قبل' منگنی کے بعد کے تعلقات ہیں تو ایسے تعلقات حرام ہیں۔کسی انسان کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ کسی غیر محرم سے گفتگو' نظر یا خلوت وغیرہ سے لطف اندوز ہو کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر خلوت نہ اپنائے اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔(بخاری:۳۰۰۶)

حاصلِ کلام یہ کہ عقدِ نکاح کے بعد والے تعلقات میں کوئی حرج نہیں جب کہ عقدِ نکاح کے پہلے کے تعلقات ناجائز اور حرام ہیں چاہے وہ منگنی کے بعد ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ عورت نکاح ہونے تک ان کے لیے بیگانی ہے۔

(فتاویٰ برائے خواتین)

نامحرموں کی باہم خط و کتابت

شیخ ابن جرین کا فتویٰ

اجنبی عورت سے خط و کتاب کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں فتنہ سامانیاں ہیں اگرچہ لکھنے والا یہ سمجھتا ہو کہ ایسا نہیں ہے لیکن شیطان ان کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک وہ ایسے فتنہ وفساد میں مبتلا نہ کر دے۔ اگرچہ سائل یہ کہے کہ ان خطوط میں عشق و فریفتگی نہیں ہوتی پھر بھی مردوں کا عورتوں کو خطوط ارسال کرنا بڑے سنگین خطرات کا باعث بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔

(فتاویٰ برائے خواتین ص:۱۸۲)

❁❁❁

دورِ حاضر میں موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ کے فتنوں نے تباہی مچا دی ہے یاد رہے کہ ان کے ذریعے بھی منگیتر یا نامحرم سے کسی نوعیت کا رابطہ درست نہیں اِلّا یہ کہ کوئی معاشرتی اور حقیقی مجبوری ہو۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: "موبائل: خطرے کی چند گھنٹیاں")

والدین کا فرض

آج ہمارے چاروں طرف عریاں تصاویر، فحش گانے، ہیجان انگیز لٹریچر، صنفی جذبات کو ابھارنے والی عطائیوں کی اشتہار بازی، ٹی وی اور وی سی آر کا دیا ہوا جنس زدہ طرز فکر اور طرز زندگی یلغار کر رہا ہے۔ ایسے میں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ان سے محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کرنا ایک سچے اور حساس مسلمان کا اہم فریضہ ہے۔ کسی فرد کے فطری تقاضے ختم نہیں کئے جاسکتے نہ ہی اسلام انہیں ختم کرنے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسلام تو انہیں مضبوط احکام اور...... مہذب آداب کی...... دو رویہ ایمان بخش اور سکون آگیں فضا مہیا کرتا ہے۔ جس کے اندر رہ کر انسان زندگی کا حقیقی، جائز اور با ایمان لطف حاصل کرسکتا ہے۔ اس کی روح مطمئن رہتی ہے اور فرد کے کردار سے منعکس ہونے والی شعائیں معاشرے کو فلاح ونجاح کی طرف لے جاتی ہیں۔ والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کے بروقت نکاح کر دیں۔ ان کی عفتِ نگاہ...... عفتِ قلب...... اور عفتِ جسم کی حفاظت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ اگر منگنی کا وقفہ رکھیں بھی تو مختصر اور کسی بھی رسم کے حاشیے کے بغیر۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے نظامِ معاشرت کو اپنانے کی توفیق دے اور اس کی برکتوں سے مالا مال کرے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا. (الفرقان : ٧٤)

اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔بسم اللہ دعا و شفاء		26/-
5۔طاؤس و رباب		45/-
6۔ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔نام اور القاب قرآن و سنت کی روشنی میں		60/-
8۔تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔والفجر		18/-
10۔استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو مریم خنساء		40/-

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور